انقلاب ۱۸۵۷ء کے عظیم قائد و رہنما

علامہ فضل حق خیر آبادی
(رحمۃ اللہ علیہ)

تحریر: مولانا یٰسین اختر مصباحی

اِنقلابِ ۱۸۵۷ء کے عظیم قائد و رہنما

علامہ فضلِ حق خیر آبادی

یٰسٓ اختر مصباحی
دارالقلم، ذاکر نگر، نئی دہلی

ہندوستان کے مشہور خطۂ اَودھ کا ایک مردم خیز قصبہ خیر آباد (ضلع سیتا پور، اتر پردیش) قائد انقلاب علامہ فضلِ حق خیر آبادی (۱۷۹۷ئ۔۱۸۶۱ئ) کا وطنِ اصلی ہے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد علامہ خیر آبادی دہلی آ گئے۔ دہلی میں اپنے والد ماجد علامہ فضلِ امام خیر آبادی صدر الصدور (چیف جسٹس) دہلی (وصال ۲۹۔۱۸۲۸ئ) وشاہ عبدالقادر محدث دہلوی (وصال ۱۸۱۵ئ) وشاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (وصال ۲۴۔۱۸۲۳ئ) سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بعمر تیرہ سال ۱۸۱۰ء میں فارغ التحصیل ہوئے اور زندگی بھر آپ درس و تدریس و تصنیف و تالیف سے کسی نہ کسی شکل میں وابستہ رہے۔ آپ کی متعدد اہم دینی و علمی تصانیف مطبوعہ وغیر مطبوعہ موجود ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں ہندوستان کے جلیل القدر عُلما مثلاً مولانا عبدالحق خیر آبادی، مولانا ہدایت اللہ جون پوری، مولانا عبد القادر بدایونی، مولانا فیض الحسن سہارن پوری جیسے مشاہیر اور مولانا ابوالکلام آزاد کے والد مولانا خیر الدین دہلوی اور خواجہ الطاف حسین حالیؔ کے استاذ مولانا قلندر علی زبیری پانی پتی جیسے حضرات شامل ہیں۔

علامہ فضلِ حق خیر آبادی کی زندگی کا ایک روشن پہلو یہ ہے کہ آپ نے انقلاب ۱۸۵۷ء میں نمایاں اور قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے ایسٹ انڈیا کمپنی کی غاصبانہ و ظالمانہ پیش قدمی روکنے کی بھرپور کوشش کی اور مئی ۱۸۵۷ء میں جب میرٹھ سے دہلی تک کے ہندوستانیوں نے انگریزوں کے خلاف محاذ آرائی کا آغاز کیا تو شاہجہانی جامع مسجد دہلی میں علامہ خیر آبادی نے اپنی ولولہ انگیز تقریر اور فتوائے جہاد کے ذریعہ برطانوی سامراج کی بنیادیں ہلا دیں اور اس فتوائے جہاد کے نتیجے میں نوے ہزار (۹۰۰۰۰) ہندوستانی سپاہی اور فوجی دہلی میں جمع ہو کر اپنے ملک وقوم و وطن کے وقار و خود مختاری کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینے کے لئے صف آرا و کمر بستہ ہو گئے۔

علامہ فضلِ امام خیر آبادی (علامہ فضلِ حق خیر آبادی کے والد ماجد) صدر الصدور (چیف جسٹس) دہلی کے

ایک مقتدرونامورشاگرد مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی (وصال ۱۸۶۸ئ) بھی ۱۸۴۶ء سے ۱۸۵۷ء تک دہلی کے صدر الصدور (چیف جسٹس) رہے جو علامہ فضلِ حق کے گہرے دوست اور آزادیٔ وطن کے اولین منصوبہ سازوں کے سرپرست تھے۔

۱۸۴۸ء سے اوائل ۱۸۵۶ء تک علامہ فضلِ حق خیرآبادی لکھنؤ کے صدر الصدور (چیف جسٹس) تھے پھر ریاستِ اُلور (میوات) کے راجہ کی خواہش ودعوت پر ریاست اُلور سے وابستہ ہوگئے اور آخری مغل تاج دار بہادر شاہ ظفر (وصال ۱۸۶۲ء) کی ''کنگ کونسل'' جسے ''پریوی کونسل'' بھی لکھا گیا ہے اس کے علامہ فضلِ حق خیرآبادی ایک اہم ممبر اور پھر اس کے ڈائرکٹر بھی مقرر ہوئے۔

انگریزوں کا ایک گماشتہ جاسوس عبداللطیف اپنے روزنامچہ میں لکھتا ہے:

جب ہنگامہ (مئی ۱۸۵۷ئ) برپا ہوا تو مولوی فضلِ حق آئے۔ دربار میں حاضر ہوئے۔ نذر پیش کی۔ روپیہ صدقے اتارے۔ انہیں انتظام سنبھالنے کی خواہش تھی۔ (ص ۹۶۔ ۱۸۵۷ء کا روزنامچہ۔ مرتبہ پروفیسر خلیق احمد نظامی، مطبوعہ دہلی)

منشی ذکاء اللہ دہلوی (متوفی ۱۹۱۰ء) انقلاب ۱۸۵۷ء کے وقت پچیس سالہ نوجوان تھے جو انگریز حامی ذہن رکھتے تھے، انہوں نے اپنی ضخیم تاریخی کتاب میں لکھا ہے کہ:

ضلع گوڑگانوہ (میوات) کے زمین داروں کی طرف سے درخواست آئی کہ سارے ضلع میں بدنظمی ہے۔ کوئی حاکم انتظام کے لئے بادشاہ کی طرف سے بھیجا جائے۔ بادشاہ (بہادر شاہ ظفر) نے یہ کام مولوی فضلِ حق کے سپرد کیا۔ مولوی (فضلِ حق) صاحب عالم تبحر مشہور تھے۔ وہ اُلوَر (میوات) سے ترکِ ملازمت کرکے (دہلی) آئے تھے۔ انہوں نے بادشاہ کے لئے دستور العمل لکھا تھا۔ (ص ۶۸۷۔ تاریخ عروجِ عہدِ سلطنتِ انگلشیہ ہند، مؤلفہ ذکاء اللہ دہلوی۔ مطبوعہ شمس المطابع دہلی۔ ۱۹۰۳ئ)

انگریزوں کے ایک ہندوستانی جاسوس گوری شنکر نے ۱۸/اگست ۱۸۵۷ء کی اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ:

مولوی فضلِ حق جب سے دہلی آیا ہے، شہریوں اور فوج کو انگریزوں کے خلاف اُکسانے میں مصروف ہے۔
(INDIAN OFFICE LONDON, MUTINY COLLECTION NO.170-PP. 442-443)

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک دوسرے جاسوس منشی جیون لال نے ۱۸/اگست ۱۸۵۷ء کی اپنی یادداشت میں لکھا ہے:
مولوی فضلِ حق نے بیان کیا کہ:
انگریزوں نے اخبار میں چھاپا ہے کہ جس وقت دہلی فتح ہوگی شہر میں قتلِ عام کیا جائے گا اور شہر خوب غارت ہوگا اور بادشاہی خاندان میں سے کوئی نام لینے والا پانی دینے والا نہیں ہوگا۔
اور کمالِ تأسف کی بات یہ ہے کہ سپاہیوں نے لڑائی کے قواعد چھوڑ دیے ہیں لہذا کوئی صورت انگریزوں پر فتح کی معلوم نہیں ہوتی۔
اس پر بادشاہ (بہادر شاہ ظفر) نے کہا کہ:
تم فوج میں اپنا بندوبست کرو اور آپ ان کو خود لڑانے لے جایا کرو۔
اس کے جواب میں اس (فضلِ حق) نے کہا کہ:
فوج بھوکوں مرتی ہے اور جب تک اس کو خرچ نہیں دیا جائے گا یہ ہرگز کسی کا کہنا نہیں مانے گی۔ اس پر (شاہی) حکم ہوا کہ:
تم اپنے ساتھ فوج لو اور خود مال گذاری کی تحصیل کرو۔ غدر کی صبح وشام مطبوعہ دہلی ۱۹۲۶ء (مشمولہ، ص: ۲۱۲۔ سرگذشتِ دہلی۔ مؤلفہ ڈاکٹر درخشاں تاجور۔ مطبوعہ رضا لائبریری رام پور، یوپی، انڈیا)
شاہی طبیب اور برطانوی وفادار حکیم احسن اللہ خاں علامہ فضل حق خیرآبادی کے جہادِ مسلسل کا ذکر اس طرح کرتا ہے:
مولوی (فضلِ حق) صاحب جب بھی بادشاہ (بہادر شاہ ظفر) کے پاس آتے، بادشاہ کو مشورہ دیتے کہ: جہاد کی مہم میں اپنی رعایا کی ہمت افزائی کریں اور ان کے ساتھ باہر (میدان جنگ میں) بھی نکلیں۔ فوجی دستوں کو جس حد تک ممکن ہو بہتر معاوضہ دیں۔

(Memoirs of Hakeem Ahasanullah khan, karachi- p 24)

سید مبارک شاہ کوتوال دہلی بزمانۂ انقلاب ۱۸۵۷ء کا بیان ہے:
بہادر شاہ ظفر نے جنرل بخت خاں، مولوی سرفراز علی اور مولوی فضلِ حق پر مشتمل ایک ''رِنگ کونسل'' تشکیل دی تھی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(THE GREAT REVOLUTION OF 1857- D.S. MOEENUL HAQUE- KARACHI, 1968- P.182-183)

بہادر شاہ ظفر سے علامہ فضلِ حق خیرآبادی کی ملاقات ومشورہ، علمائے دہلی سے تبادلۂ خیالات اور انقلابیوں سے رسم وراہ کا یہ سلسلہ مئی ۱۸۵۷ء سے جاری رہا۔ اور جب جنرل بخت خاں روہیلہ ۲۴/جون یا پہلی جولائی ۱۸۵۷ء کو بریلی سے چودہ ہزار فوج لے کر دہلی پہنچا تو:

علامہ فضل حق خیرآبادی نے بعد نمازِ جمعہ جامع مسجد دہلی میں عُلما کے سامنے تقریر کی۔ استفتا پیش کیا۔ مفتی صدر الدین آزردہ صدرالصدور دہلی، مولوی عبدالقادر، قاضی فیض اللہ دہلوی، فیض احمد بدایونی، ڈاکٹر وزیر خاں اکبرآبادی، سید مبارک شاہ رام پوری نے دست خط کیے۔

اس فتویٰ کے شائع ہوتے ہی ملک میں عام شورش بڑھ گئی۔ دہلی میں نوے ہزار سپاہ جمع ہوگئی۔ تاریخ ذکاء اللہ دہلوی مطبوعہ دہلی ۱۹۰۳ء۔

(باغی ہندوستان مؤلفہ عبدالشاہد شیروانی علی گڑھی۔ مطبوعہ مدینہ پریس بجنور، ۱۹۴۷ء۔ مع مقدمۂ مولانا ابوالکلام آزاد)

انگریزوں کے مُخبر چنی لال اور تراب علی کی رپورٹ ہے:

مولوی فضلِ حق اپنے مواعظ سے عوام کو مسلسل بھڑکا رہے ہیں۔ (اخبارِ دہلی ۲۷۳۔ فائل ۱۲۷۔ رپورٹ از چنی لال)

مولوی فضل حق کی اشتعال انگیزیوں سے متاثر ہو کر شہزادے بھی میدان میں نکل آئے ہیں۔ سبزی منڈی (دہلی) کے پھل والے محاذ پر صف آرا ہیں۔ (اخبارِ دہلی۔ رپورٹ تراب علی)

ستمبر ۱۸۵۷ء میں انقلاب کی ناکامی اور دہلی پر انگریزوں کے مکمل قبضہ کے بعد جب ہندوستانیوں کی روپوشی اور دارو گیر کا سلسلہ شروع ہوا تو سیتاپور، اَوَدھ سے جنوری ۱۸۵۹ء میں علامہ فضل حق خیرآبادی بھی گرفتار ہوئے اور لکھنؤ کورٹ میں آپ کے خلاف مقدمہ دائر ہوا۔ آپ نے اپنے مقدمہ کی خود وکالت کی اور جب کورٹ کے انگریز جج نے انگریزوں کے خلاف آپ کے فتوائے جہاد کا ذکر چھیڑا تو آپ نے بے خوف وخطر انگریز جج کے سامنے برملا اعلان کیا کہ:

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہاں! وہ فتویٰ صحیح ہے۔ اسے میں نے ہی لکھا ہے اور آج بھی میں اپنے اس فتویٰ پر قائم ہوں۔

مولانا رحمن علی نے تذکرۂ علمائے ہند، مطبوعہ کراچی۔ مفتی انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی نے ''غدر کے چند عُلما'' مطبوعہ دہلی۔ غلام رسول مہؔر نے ''۱۸۵۷ء کے مجاہد'' مطبوعہ لاہور۔ مولانا عبد الشاہد شیروانی علی گڑھی نے ''باغی ہندوستان'' طبع اول مدینہ پریس بجنور ۱۹۴۷ء مع مقدمۂ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا امداد صابری دہلوی نے ''داستانِ شرف'' مطبوعہ دہلی۔ رئیس احمد جعفری ندوی نے ''بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد'' مطبوعہ لاہور۔ مولانا عبد السلام ندوی نے ''حکمائے اسلام'' جلد دوم، مطبوعہ اعظم گڑھ۔ اور حکیم محمود احمد برکاتی ٹونکی نے ''۱۸۵۷ء اور فضلِ حق'' مطبوعہ کراچی میں مذکورہ حالات و واقعات تفصیل سے لکھے ہیں۔

مفتی انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی لکھتے ہیں:

دلاور جنگ مولوی احمد اللہ مدراسی آگرہ سے لکھنؤ آئے۔ وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقتدار کے خلاف عُلما میں سرگرمیِ عمل پیدا کر رہے تھے۔ مولانا (فضلِ حق خیرآبادی) بھی ان کے ہم نوا ہو گئے۔ اور سرکاری ملازمت ترک کر کے اَلْوَر (میوات) چلے گئے۔ ہنگامہ ۱۸۵۷ء رونما ہوا۔ دہلی آئے۔ بہادر شاہ ظفر سے ملے۔ یہاں جنرل بخت خاں کے ٹھاٹ جمے ہوئے تھے۔ نصاریٰ کے خلاف جہاد کا فتویٰ مولانا نے دیا اور اس پر مفتی صدر الدین آزردؔہ، مولوی فیض احمد بدایونی، ڈاکٹر مولوی وزیر خاں اکبرآباد وغیرہ کے دست خط کرائے گئے۔ (ص ۵۶۔ علمائے حق اور ان کی مظلومیت کی داستانیں۔ مؤلفہ انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی)۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مولانا سعید احمد اکبرآبادی فاضلِ دارالعلوم دیوبند و سابق صدر شعبۂ سنی دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، یوپی لکھتے ہیں:

ان (مولانا فضلِ حق خیرآبادی) کا ایک الگ مستقل فتوائے جہاد تھا جس کا ذکر ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کی اسلامی تاریخوں میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

.........انہوں (فضل حق خیرآبادی) نے ہر چیز سے بے نیاز ہو کر دلی کی جامع مسجد میں نمازِ جمعہ کے بعد جہاد کے واجب ہونے پر ایک نہایت ولولہ انگیز تقریر کی اور اس کے بعد جہاد کے ایک فتویٰ کا اعلان ہوا۔ جس پر مفتی صدر الدین آزردؔہ، مولانا فیض احمد بدایونی، ڈاکٹر وزیر خاں اکبرآبادی اور دوسرے عُلما کے دست خط تھے۔ (ص ۴۲۔ ہندوستان کی شرعی حیثیت از مولانا سعید احمد اکبرآبادی۔ مطبوعہ علی گڑھ)

تاریخ آزادی کے مشہور مؤرخ رئیس احمد جعفری ندوی (فاضل دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ) لکھتے ہیں:

مولانا فضلِ حق خیرآبادی بادشاہ (بہادر شاہ ظفر) کے معتمد، مقرب اور مشیر تھے۔ ان کے دربار میں شریک ہوا کرتے تھے۔ انہیں اہم معاملات و مسائل پر مشورے دیا کرتے تھے اور اس بات کے داعی و ساعی تھے کہ آزادی کی یہ تحریک کامیاب ہو اور انگریز اس دیس سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائیں۔

مولانا (فضلِ حق) نے غدر (۱۸۵۷ئ) میں دلیری اور جرأت کے ساتھ علانیہ حصہ لیا۔ انہوں نے متعدد والیانِ ریاست اور اُمرائے ہند کو اس تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ جس جس والی ریاست سے ان کے ذاتی تعلقات و مراسم تھے خواہ ہندو ہو یا مسلمان خود اس کے پاس پہنچے اور اسے آزادیِ وطن کا واسطہ دے کر اس جدوجہد میں شریک کرنے کی کوشش کی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس تحریک کو مولانا (فضلِ حق) کی شرکت سے بڑی تقویت ملی۔ (ص ۸۶۲۔ بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد، مؤلفہ رئیس احمد جعفری ندوی۔ طبع اول کتاب منزل لاہور)

مولانا حسین احمد مدنی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وصدر جمعیۃ العلما ہند لکھتے ہیں:

جس مُخبر نے ان (فضلِ حق خیرآبادی) کو گرفتار کرایا تھا اس نے (لکھنؤ کورٹ میں) انکار کر دیا کہ مجھے نہیں معلوم کہ فتوائے جہاد پر جس نے دستخط کیے ہیں وہ یہ فضلِ حق ہیں یا کوئی اور ہیں؟

مولانا (فضلِ حق خیرآبادی) نے فرمایا: مُخبر نے جو رپورٹ پہلے لکھوائی تھی وہ بالکل صحیح ہے کہ فتویٰ میرا ہے۔ اب میری شکل و صورت سے مرعوب ہو کر یہ جھوٹ بول رہا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قربان جائیے علامہ کی شانِ استقلال پر! خدا کا شیر گرج گرج کر کہہ رہا ہے کہ:

میرا اَب بھی وہی فیصلہ ہے کہ انگریز غاصب ہے اور اس کے خلاف جہاد کرنا فرض ہے۔

خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ وہ جان کی پروا کیے بغیر سر بکف ہو کر میدان میں نکلتے ہیں اور لومڑی کی طرح ہیر پھیر کر کے جان نہیں بچاتے ہیں بلکہ شیروں کی طرح جان دینے کو فخر سمجھتے ہیں۔

(ص ۶۵۔ تحریکِ ریشمی رومال، مؤلفہ مولانا حسین احمد مدنی، مطبوعہ کلاسیک لاہور)

ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر علامہ فضلِ حق خیرآبادی کے صاحبزادے مولانا عبدالحق خیرآبادی (وصال ۱۸۹۸ء) کے بارے میں لکھتا ہے:

موجودہ ہیڈ مولوی اس عالمِ دین کے صاحبزادے ہیں جن کو ۱۸۵۷ء کے غدر نے نمایاں کر دیا تھا اور جنہوں نے اپنے جرموں کا خمیازہ اس طرح بھگتا تھا کہ بحرِ ہند کے ایک جزیرہ (انڈمان/ کالا پانی) میں تمام عمر کے لئے جلا وطن کر دیے جائیں۔

اس غدار عالمِ دین (فضلِ حق خیرآبادی) کا کتب خانہ جس کو حکومتِ ہند نے ضبط کرلیا تھا۔ اب کلکتہ کالج میں موجود ہے۔ (۲۰۳۔ ہمارے ہندوستانی مسلمان، مؤلفہ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر۔ مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل۔ بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵)

علامہ فضلِ حق خیرآبادی کے اسی فرزند مولانا عبدالحق خیرآبادی (وصال ۱۸۹۸ئ) کے بارے میں مولانا عبد الشاہد شیروانی علی گڑھی سابق لائبریرین لٹن لائبریری (مولانا آزاد لائبریری) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ یوپی لکھتے ہیں:

مولانا عبدالحق خیرآبادی نے آخر وقت یہ وصیت بھی فرمائی کہ:

''جب انگریز ہندوستان سے چلے جائیں تو میری قبر پر خبر کر دی جائے''

چنانچہ پندرہ اگست ۱۹۴۷ کو رفیقِ محترم مولوی سید نجم الحسن رضوی خیرآبادی نے مولانا (عبدالحق خیرآبادی) کے مدفن (درگاہ مخدومیہ، خیرآباد ضلع سیتاپور، یوپی) پر ایک جمِ غفیر کے ساتھ حاضر ہو کر میلاد شریف کے بعد قبر پر فاتحہ خوانی کی۔

اور اس طرح پورے پچاس سال (۱۸۹۸ء تا ۱۹۴۷ء) بعد انگریزی سلطنت کے خاتمہ کی خبر سنا کر وصیت پوری کی۔ جزاہ اللّٰہ خیر الجزاء۔ (ص ۱۲۔ مقدمہ زبدۃ الحکمہ از عبدالشاہد شیروانی علی گڑھی۔ مطبوعہ علی گڑھ ۱۹۴۹ء)

قائد انقلاب علامہ فضلِ حق خیرآبادی کو ۳۰/ جنوری ۱۸۵۹ء کو سیتاپور (یوپی) سے گرفتار کر کے ۲۱/ فروری ۱۸۵۹ء کو آپ کے خلاف لکھنو کورٹ میں مقدمہ چلایا گیا اور ۴/ مارچ کو الزام بغاوت میں تمام جائداد کی ضبطی اور کالا پانی کی سزا سنائی گئی۔ کالا پانی (جزیرۂ انڈمان) ہی میں ۱۲/ صفر ۱۲۷۸ھ/ مطابق ۲۰/ اگست ۱۸۶۱ء کو آپ کا وصال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔

اب ۲۰۱۱ء میں علامہ فضلِ حق خیرآبادی کے وصال کو ڈیڑھ سو سال پورے ہو رہے ہیں اس لئے برصغیر

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

ہندوپاک وبنگلہ دیش کا مشترکہ فریضہ ہے کہ وہ اپنے اس عظیم محسن وقائدِ ملک ووطن کا عظیم الشان ڈیڑھ سو سالہ جشن (از جنوری تا دسمبر ۲۰۱۱ء) منا کر اس کی بارگاہ میں خراجِ تحسین وعقیدت پیش کریں۔ اور اپنے اسلاف کی روشن خدمات اور بے مثال قربانیوں سے نئی نسل کو واقف کرانے کے ساتھ اس کے اندر قوم وملت کی خدمت اور وفاداری کا جذبہ پیدا کریں۔

یٰسین اختر مصباحی
بانی وصدر دارالقلم، ذاکر نگر، نئی دہلی ۲۵
موبائل نمبر: 09350902937

☆☆☆

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM